شوال کے روزے

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل علم کا اتفاق ہے کہ شوال کے چھے روزے مشروع و مستحب ہیں۔ ان کے ثبوت میں متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔ علامہ کتانی رحمہ اللہ نے اسے ''نظم المتناثر من الحدیث المتواتر (ص ۱۳۴)'' میں ذکر کیا ہے۔

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ .

''جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، پھر شوال کے چھ روزے رکھے، اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔''

(صحیح مسلم : 1164)

سعد بن سعید انصاری جمہور کے نزدیک حسن الحدیث ہیں۔ امام ابوحاتم رازی، امام عجلی، امام ابن عدی، امام ابن حبان، حافظ ابن سعد، حافظ ابن عمار اور حافظ ابن شاہین وغیرہم رحمہم اللہ نے اس کی توثیق کی ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (تھذیب السنن :۳/۳۱۱) نے ''ثقہ صدوق'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (المغنی :۱/۲۵۴) نے ''حسن الحدیث'' کہا ہے۔ اس پر جرح حافظہ میں کمزوری کی بنا پر ہوئی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس سے روایت لے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ روایت حافظے کی کمزوری سے پہلے کی ہے، کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایات کی تنقیح کی ہے۔ آپ علل حدیث کے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ

پر احادیث کی علل منکشف کر دی تھیں۔ آپ ثقہ کی ہر روایت نہیں لیتے تھے، کیونکہ ثقہ بھی کبھی کبھار غلطی کھا جاتا ہے اور نہ ضعیف کی ہر روایت کو ترک کرتے تھے، کیونکہ اس کی روایت کی صحت پر قرائن وشواہد موجود ہوتے تھے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

سَلَّمْنَا ضُعْفَهُ، لٰكِنَّ مُسْلِمًا إِنَّمَا احْتَجَّ بِحَدِيثِهٖ لِأَنَّهُ ظَهَرَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يُخْطِءْ فِيهِ بِقَرَائِنَ وَمُتَابَعَاتٍ، وَلِشَوَاهِدَ دَلَّتْهُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ خَطَؤُهُ فِي غَيْرِهٖ، فَكَوْنُ الرَّجُلِ يُخْطِئُ فِي شَيْءٍ لَا يَمْنَعُ الْاِحْتِجَاجَ بِهٖ فِيمَا ظَهَرَ أَنَّهُ لَمْ يُخْطِءْ فِيهِ، وَهٰكَذَا حُكْمُ كَثِيرٍ مِّنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي خَرَّجَاهَا وَفِي إِسْنَادِهَا مَنْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ، فَإِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهَا إِلَّا وَقَدْ وَجَدَا لَهَا مُتَابِعًا.

”اگر ہم اسے (سعد بن سعید انصاری) کا ضعف تسلیم بھی کر لیں، تب بھی (یہ اس روایت کے لیے مضر نہ ہوگا، کیونکہ) اس سے امام مسلم رحمہ اللہ نے حجت پکڑی ہے، دیگر قرائن اور متابعات سے آپ جانتے تھے کہ سعد بن سعید نے اس حدیث میں غلطی نہیں کی، نیز اس پر کچھ شواہد بھی دلالت کرتے ہیں، اگرچہ دیگر احادیث میں اس کی غلطیاں بھی مشہور ہیں۔ لیکن ایک راوی کے کسی حدیث میں غلطی کھانے سے یہ ضروری نہیں کہ اس کی وہ احادیث بھی نہ لی جائیں، جس میں ظاہر ہو چکا ہو کہ اس میں غلطی نہیں کی۔ بخاری ومسلم کی کئی

احادیث کا یہی حکم ہے، جبکہ ان کی سندوں میں ایسے راوی موجود ہیں، جن کے حافظہ میں کلام ہے، کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم نے وہی روایات لی ہیں، جن کی انہیں متابعت معلوم تھی۔''

(تهذيب السنن : 312/3)

سعد بن سعد انصاری راوی اس روایت کو بیان کرنے میں منفرد نہیں ہے۔ کئی ثقہ راویوں نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔

① عبد ربہ بن سعید

(السنن الكبرىٰ للنسائي : 2878)

② یحییٰ بن سعید انصاری

(السنن الكبرىٰ للنسائي : 2879)

③ صفوان بن سلیم

(مسند الحميدي : 385، سنن أبي داود : 2433، سنن الدارمي : 1795)

④ محمد بن عمرو بن علقمہ

(شرح مشكل الآثار للطحاوي : 2339)

⑤ زید بن اسلم

(شرح مشكل الآثار للطحاوي : 2343)

بہت سارے ائمہ حدیث نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۷۵۹) نے ''حسن صحیح''، امام ابو عوانہ (۲۶۹۶)، امام ابن خزیمہ (۲۱۱۴)، امام ابن حبان (۳۶۳۴) اور حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنۃ:۶/۳۳۱) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع:۶/۳۴۷) نے اس کی سند کو ''حسن''

کہا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ .

''سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔''

(معرفة السنن والآثار : 379/6)

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

بِكُلِّ يَوْمٍ عَشْرًا؟ قَالَ : نَعَمْ .

''کیا ہر دن کے بدلے دس روزوں کا ثواب ملے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں''

(مصنف عبد الرزاق : 7918، معجم ابن المقرئ : 615، وصححه أبو عوانة : 2699، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

''اس حدیث کی روشنی میں لوگوں کی ایک جماعت نے شوال کے چھے روزوں کو مستحب کہا ہے۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 759)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِهٖ نَأْخُذُ .

''ہمارا عمل اسی حدیث کے موافق ہے۔''

(مصنف عبد الرزاق : 7918)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَسَنٌ، هُوَ مِثْلُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ .

''(شوال کے چھ روزوں کا) یہ عمل مستحب ہے۔ اس کا اجروثواب ہر ماہ تین روزے رکھنے کی طرح ہے۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 759)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِّنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ .

''جس نے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے، اس نے گویا پورا سال روزے رکھے۔''

(مسند البزار [كشف الأستار] : 1060، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا .

''جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے، اس نے پورا سال روزے رکھے، کیونکہ جو ایک نیکی کرتا ہے، اسے دس گنا ثواب ملتا ہے۔''

(سنن ابن ماجه : 1715، وسندهٗ حسنٌ)

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

جَعَلَ اللّٰهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَشَهْرٌ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ

الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ .

''اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا کر دیا ہے، لہٰذا (رمضان کے) ایک مہینے کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور شوال کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہیں۔''

(السنن الكبرى للنسائي : 2874، وسندهٗ صحيحٌ)

ایک روایت میں ہے:

صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ السِّتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذٰلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ .

''رمضان کے روزے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں اور (شوال کے) چھ روزے دو مہینوں کے برابر ہیں، یوں یہ پورے سال کے روزے ہوئے۔''

(صحيح ابن خزيمة : 2115، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهٗ سِتَّةُ أَيَّامٍ الَّتِي يَصُومُهَا بَعْضُ النَّاسِ بَعْدَ رَمَضَانَ تَطَوُّعًا، كَانَ يَقُولُ : لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ بِهٰذَا الشَّهْرِ لِلسَّنَةِ كُلِّهَا .

''آپ کے پاس جب بھی چھ روزوں کا ذکر ہوتا، جو کہ بعض لوگ رمضان کے بعد نفل کے طور پر رکھتے ہیں، تو فرمایا کرتے تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس مہینے کے ذریعے پورے سال کے روزوں سے راضی ہو گیا ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 96/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام شافعی (شرح النووی: ۱/ ۳۶۹) اور امام احمد بن حنبل ﷭ (المغنی لابن قدامہ: ۳/ ۱۷۲) ان روزوں کے استحباب کے قائل ہیں۔اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (حجۃ اللہ البالغۃ: ۲/ ۸۵) بھی ان کی مشروعیت کے قائل ہیں۔امام ابوحنیفہ ﷫ سے منسوب کراہت کا قول باسند صحیح ثابت نہیں۔کوئی ثقہ امام شوال کے چھ روزوں کی عدم مشروعیت کا قائل نہیں۔ضعیف اور بے سند اقوال کا کوئی اعتبار نہیں۔

امام مالک ﷫ سے شوال کے چھ روزوں کے بارے میں پوچھا گیا،تو فرمایا:

إِنَّهُ لَمْ يَرَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ يَصُومُهَا، وَلَمْ يَبْلُغْنِي ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ السَّلَفِ، وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ ذٰلِكَ، وَيَخَافُونَ بِدْعَتَهُ، وَأَنْ يُلْحِقَ بِرَمَضَانَ مَا لَيْسَ مِنْهُ، أَهْلُ الْجَهَالَةِ وَالْجَفَاءِ، لَوْ رَأَوْا فِي ذٰلِكَ رُخْصَةً عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَرَأَوْهُمْ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ.

’’میں نے کسی محدث اور فقیہ کو یہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، نہ مجھے اس بارے میں ان سے کوئی خبر موصول ہوئی ہے۔اہل علم انہیں مکروہ سمجھتے ہیں اور ان کے بدعت ہونے کا خدشہ ظاہر کرتے ہیں، نیز اگر جاہل اور ٹیڑھ مزاج لوگ اس بارے میں اہل علم سے کوئی رخصت یا ان کا عمل جانتے تو ان روزوں کو رمضان کے روزوں میں داخل کر دیتے، جو کہ اس ماہ کا حصہ نہیں ہے۔‘‘

(مؤطإ الإمام مالك :1/310)

علامہ کاسانی حنفی ﷫ لکھتے ہیں:

لَيْسَ بِمَكْرُوهٍ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ وَسُنَّةٌ.

''یہ روزے مکروہ نہیں، بلکہ مستحب سنت ہیں۔''

(بدائع الصّنائع : 78/2)

فقہ حنفی میں ہے:

لٰكِنَّ عَامَّةَ الْمُتَأَخِّرِينَ لَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا .

''اکثر متاخرین (حنفی علما) شوال کے روزوں میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔''

(البحر الرّائق شرح كنز الدّقائق : 278/2، منحة الخالق لابن عابدين : 278/2)

شیخی زادہ حنفی (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُكْرَهُ إِتْبَاعُ الْفِطْرِ بِصَوْمِ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ فِي الْمُخْتَارِ؛ لِأَنَّهٗ وَقَعَ الْفَصْلُ بِيَوْمِ الْفِطْرِ فَلَا يَلْزَمُ التَّشَبُّهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ فَلَيْسَ بِمَكْرُوهٍ، بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ وَسُنَّةٌ لِوُرُودِ الْحَدِيثِ فِي هٰذَا الْبَابِ .

''عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے مکروہ نہیں، یہ مختار قول ہے۔ کیونکہ رمضان اور شوال کے درمیان عید الفطر کے ایک دن کا فاصلہ آ جاتا ہے۔ اس سے اہل کتاب کے ساتھ تشبہ لازم نہیں آتا، لہٰذا یہ روزے مکروہ نہیں، بلکہ مستحب سنت ہیں، کیونکہ اس بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے۔''

(مَجمع الأنهر :255/1)

کئی اہل علم نے شوال کے چھ روزوں کی مشروعیت واستحباب پر کتابیں لکھی ہیں؛

١۔ رَفْعُ الْإِشْكَالِ عَنْ حَدِيثِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ، لِلْعَلَائِيِّ

٢۔ كِتَابُ سُنَّةِ الصِّيَامِ مِنْ شَوَّالٍ، لِلدِّمْيَاطِيِّ

٣ـ اَلْاِحْتِفَالُ بِصَوْمِ السِّتِّ مِنْ شَوَّالٍ، لِمُرْتَضَى الزُّبَيْدِيِّ

٤ـ تَحْرِيرُ الْأَقْوَالِ فِي صَوْمِ السِّتِّ مِنْ شَوَّالٍ، لِلْقَاسِمِ بْنِ قُطْلُوبُغَا بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ

۱۴، مئی، ۲۰۲۰ء

❁❁❁❁❁❁❁